فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون
فتاویٰ حصاریہ
و
مقالاتِ علمیہ
مصنف
www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ حصاریہ

و

مقالاتِ علمیہ

مصنف

محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ

کاوش و پیشکش

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ

بانی دار الحدیث راجووال اوکاڑہ

جمع و ترتیب

حضرت مولانا ابراہیم خلیل

آف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ

ناشر

عبداللطیف ربانی مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی بالمقابل جلال دین ہسپتال

اردو بازار، لاہور

نام کتاب .... فتاویٰ حصاریہ و مقالات علمیہ

نام مصنف .... محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ

کاوش و کوشش .... شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف (راجووال)

نام مرتب .... مولانا ابراہیم خلیل حجرہ شاہ مقیم

طبع اوّل 2012ء

مطبع .... العربیہ پرانی انارکلی لاہور

قیمت مکمل سیٹ .... سات ہزار روپے

تعداد 600

حافظ پلازہ، مچھلی منڈی بالمقابل جلال الدین ہسپتال، اردو بازار، لاہور

042-37321823 - 0301-4227379

نزاع امام بخاری و مسلم

بیشک امام الدنیا فی الحدیث امامنا امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد رشید حضرت الامام مسلم رحمہ اللہ کا اس مسئلہ اصولی میں یہ اختلاف مشہور ہے کہ راوی غیر مدلس معنعن جو بلفظ عن فلان عن فلان روایت کرتا ہے' اس کی روایت کب قبول کی جائے؟ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسے راوی کی اتصال سند اور صحت کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ جس سے بلفظ عن روایت کرتا ہے' اس کے ساتھ کم از کم ایک بار ملاقات ضرور ہوئی ہو تاکہ عدم سماع کا احتمال باقی نہ رہے اور امام مسلم یہ فرماتے ہیں کہ ملاقات شرط نہیں ہے' صرف ان کی معاصرت کافی ہے۔

چنانچہ امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں اپنے مذہب کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر علماء محدثین کا یہ فیصلہ ہے کہ امام بخاری کی شرط قوی ہے اور ان کا مذہب راجح ہے اور اسی وجہ سے جامع بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا لقب حاصل ہے اور وہ صحیح مسلم پر راجح ہے۔ صرف معاصرت سماع کو مستلزم نہیں ہے' احتمال عدم سماع کا بدستور باقی رہتا ہے۔ بخلاف ملاقات کے کہ اس میں احتمال عدم سماع کا مرفوع ہو جاتا ہے۔ اگر باوجود عدم سماع وہ راوی روایت کرے گا تو پھر مدلس ثابت ہو جائے گا اور نزاع غیر مدلس میں ہے' مدلس میں نہیں۔ امام نووی مقدمہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "**هذا صار اليه مسلم انكره المحققون وقالوا هذا الذى صار اليه ضعيف والذى رده هو المختار الصحيح الذى عليه ائمة هذا الفن على المدينى والبخارى وغيرهما** یعنی "امام مسلم کے مذہب پر محققین نے انکار کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور جس مذہب کو وہ رد کر رہے ہیں اس کو مختار اور صحیح کہا ہے اور امام علی بن مدینی اور امام الدنیا فی الحدیث وغیرہ ائمہ فن اسی پر قائم ہیں" کیونکہ ثبوت تلاقی کے بعد معنعن کی روایت اتصال پر محمول ہو گی اور غیر مدلس کا عنعنہ سماع پر ظاہر ہے اور استقرار سے بھی امر ثابت ہے"

امام مسلم نے اس مذہب کے رد کرنے میں کوشش کرتے ہوئے اس کو اجماع کے خلاف قرار دیا ہے۔ حالانکہ محدثین میں اختلاف مشہور ہے۔ پھر امام مسلم نے اپنے

مخالف کی مخالفت میں مبالغہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ قصور معاف کرے' آمین۔

لیکن یہ خطاب امام مسلم کا امام بخاری سے نہیں ہے بلکہ کسی غیر سے ہے جو امام بخاری والا مذہب رکھتا ہے اور وہ کوئی طالب علم یا ایسا عالم ہے جس نے اس مسئلہ متنازعہ میں کلام کیا ہے۔ امام مسلم نے چونکہ اپنے استاد امام بخاری اور دیگر ائمہ فن سے پوری پوری تحقیق نہیں فرمائی' اس لیے اپنے خلاف کسی دوسرے عالم قرب و جوار کے رہنے والے کی تردید بڑے شدومد سے کر دی ہے اور کہا کہ یہ قول اعتبار کے لائق نہیں ہے اور اختراعی قول ہے۔

العبد عبدالقادر عارف حصاری

اہل حدیث سوہدرہ جلد-۹' شمارہ-۲۹' بتاریخ یکم اگست سنہ ۱۹۵۷ء

امارت شرعیہ

فتنوں کا ظہور ⇦ حضرات! اس وقت مسلمانان عالم طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہیں۔ اگر آپ وسیع خیال و عمیق نظر سے غور کریں گے تو آپ کو بہت سے مذہبی' اخلاقی' معاشی' سیاسی' تمدنی فتنے نظر آئیں گے جو اس وقت مسلمانوں پر ہجوم کئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ یہ آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کا ظہور ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: **ستکون فتن** یعنی "عنقریب بڑے فتنے پیدا ہوں گے" مگر حقیقت میں یہ بدقسمتوں کو وہ سزا مل رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر اس قوم کو ملا کرتی ہے جو کتاب و سنت کی اتباع سے منہ موڑ لیتی ہے۔ اس کے منشا کے مطابق عمل کرنے سے جی چراتی ہے۔

اب اس سزا سے اگر مسلمان بچنا چاہیں تو بس اس کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ اس بنیادی جرم سے باز آجائیں جس کے بدلہ میں ان پر یہ فتنے مسلط ہوئے ہیں۔ اور اس کام کے لیے کمربستہ ہو جائیں جس کی خاطر انہیں کتاب و سنت دی گئی ہے۔ لیکن اگر وہ ان سے منہ موڑتے رہیں گے تو پھر جو تدبیریں چاہیں کر کے دیکھ لیں اور یہ یقین کر لیں کہ کسی ایک فتنہ کا سدباب نہ ہو گا بلکہ ہر اختراعی تدبیر چند اور فتنے پیدا کر دے گی اور کبھی کامیابی نہ ہو گی۔